KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

تسہیل المطالب فی مبحث ایمان ابی طالب

تالیف:

پاسبان مسلک رضا، مناظر اسلام، ابوحذیفہ

مولانا محمد کاشف اقبال صاحب مدنی دامت برکاتھم العالیہ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ©

نام کتاب	:	تسہیل المطالب فی مبحث ایمان ابی طالب
مصنف	:	مناظر اسلام مولانا محمد کاشف اقبال مدنی
اشاعت باراوّل	:	
صفحات	:	
تعداد	:	
قیمت	:	

کتاب ملنے کے پتے

☆

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الحمد لله الذی یھدی من یشاء ویضل من یشاء ویعز من یشاء ویذل من یشاء بیده الخیر وھو علی کل شیء قدیر والصلاۃ والسلام علی رسوله الذی أرسله بالھدی ودین الحق و ھو بشیر و نذیر وآله وأصحابه ذوی الفضل الکبیر والعلم الکثیر والخطیر. أما بعد!

فأعوذ بالله من الشیطن الرجیم. بسم الله الرحمن الرحیم

حق مذہب صرف اہلسنت و جماعت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے لے کر آج تک تمام امت مسلمہ کے اکابر اسی مذہب حق اہل سنت پر کار بندر ہے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے اس پُرفتن دور میں اپنے آپ کو سنی کہلانے والے کئی جاہل پیر اور واعظین شیعہ مذہب کے پرچارک بنے ہوئے ہیں۔ اور رافضیت پر اہلِ سنت کا لیبل لگانے کے لیے اُدھار کھائے بیٹھے ہیں اور ایران کے پالتو بن کر عامۃ الناس کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے اہلِ سنت نے معمولاتی طور پر کبھی جناب ابو طالب کے کفر پر کوئی سیمینار نہ کیا اور نہ ہی اپنی تقریروں میں اسے موضوعِ سخن بنایا گیا۔ مگر ایراں کے پالتو اس موضوع پر جلسے جلوس کر کے عامۃ الناس کو باور کرانا چاہتے ہیں کی جناب ابو طالب نہ صرف مومن تھے بلکہ ان کو کافر ماننے والے خود کافر اور لعنتی ہیں **(نعوذ باللہ من ذلك)**۔ اس بنیاد پر ان کے ہاں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارہ صحابہ کرام بشمول حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ، اور متعدد تابعین، تبع تابعین، اہل بیت رسول، اکابرین امت، تمام فقہا، محدثین کرام اور اولیاء کرام بالخصوص سیدنا غوث الاعظم، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، خواجہ نظام الدین اولیاء، خواجہ سلیمان تونسوی، مولانا روم، مولانا جامی، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہم الرحمۃ سب کافر ہوئے۔ **(نعوذ باللہ من ذلك)**

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ضرورت اس امر کی تھی کہ اہلِ سنت کا موقف دلائل کے ساتھ پیش کیا جائے تا کہ کوئی ایران کا پالتو عوام اہل سنت کو گمراہ نہ کر سکے۔ ہم نے اختصار کے ساتھ اہل سنت کا موقف دلائل وحوالہ جات کے ساتھ نقل کر دیا ہے۔ بالخصوص اولیائے کرام کے حوالہ جات بھی نقل کر دیے ہیں تا کہ ان کے نام پر چندہ بٹورنے والوں کو بتایا جا سکے کہ ان اکابر کا موقف وہی ہے جو اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے ان دلائل کو پڑھنے کے بعد کسی بھی ذی شعور اور منصف مزاج کو مجالِ انکار نہ رہے گی۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے ہم سب کو مذہب حق اہل سنت و جماعت پر زندگی اور موت عطا فرمائے۔ امین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ابو طالب کا ایمان لانا قرآن وسنت سے ثابت نہیں اور جمہور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ ابو طالب کا خاتمہ کفر پر ہوا اگرچہ ان کا کفر ابولہب وابوجہل کے کفر کی مثل نہیں چند ایک دلائل یہ ہیں۔

آیت نمبر(۱):

ارشاد ربانی ہے:

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ....

(سورہ القصص:۵۶)

''بے شک آپ جسے چاہیں ہدایت یافتہ نہیں کرتے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔'' (القصص ۵۶)

یہ آیت کریمہ ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی جمہور آئمہ تفسیر کا یہی قول ہے بلکہ حدیث شریف میں اس آیت کی ہی تفسیر منقول ہے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طالب سے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ پڑھو! میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا۔ ابو طالب نے کہا اگر مجھے قریش کی عار دلانے کا خوف نہ ہوتا تو میں کلمہ پڑھ کر تمھاری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی،۔(إِنَّكَ لَا تَهْدِي .....)(صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۰)(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۵۲)(مسند امام احمد ج ۲ ص ۴۴۱)

حضرت سعید بن المسیب نے اپنے والد گرامی حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب ابو طالب پر موت کا وقت آیا تو اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے پس آپ نے اس کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ کو پایا تب

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طالب سے فرمایا اے میرے چچا آپ یہ کلمہ پڑھیں۔ لا الہ الا اللہ تو میں آپ کے حق میں شہادت دوں گا پس ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا اے ابو طالب کیا تم عبدالمطلب کی ملت سے اعراض کرو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل ابو طالب پر کلمہ پیش کرتے رہے اور وہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے حتی کہ ابو طالب نے ان کو جو آخری بات کہی وہ یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کی ملت پر ہے اور اس نے لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کر دیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''سنیں! اللہ کی قسم میں آپ کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہیں کیا جائے گا تب اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل کی:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى .... (التوبۃ: ۱۱۳)

''نبی کے لیے اور ایمان والوں کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں خواہ وہ ان کے رشتہ دار ہوں'' (التوبہ ۱۱۳)۔

حوالہ: (صحیح بخاری رقم الحدیث ۱۳۶۰)، (صحیح المسلم ۲۴، الرقم المسلسل ۱۳۱)، (سنن نسائی ۲۰۳۵)، (السنن الکبریٰ للنسائی ۱۱۳۸۳)، (مصنف عبدالرزاق ۴۶۷۵۔ ۳۸۸۴)، (الاحاد والثانی ۲۰۷)، (المعجم الکبیر ج ۲۰ ص ۳۴۹)، (دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۳۴۳۔ ۳۴۲)، (الاسماء والصفات ص ۱۱۷)، (شرح السنۃ ص ۱۲۷۴)، (مسند الشامیین ص ۳۰۳۳)، (صحیح ابن حبان ص ۹۸۲)، (شرح مشکل الاثار، ص ۸۶، ۲۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۴)، (مسند احمد ج ۵ ص ۴۳۳ طبع قدیم)، (مسند احمد ۲۳۶۷۴ ج ۳۹ ص ۷۹۔ ۷۸)، (جامع المسانید لابن الجوزی ۶۲۲۷)، (مسند الطحاوی ۳۳۴)

ان احادیث پر تفضیلی ٹولہ یہ اعتراض کرتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ابو طالب کی وفات کے وقت ابھی مسلمان ہی نہیں ہوئے تھے۔ ان دونو ں حضرات نے اس واقعہ کے بہت بعد میں اسلام قبول کیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

تفضیلیوں کا یہ اعتراض ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے، اس لیے کہ یہ روایات صحابہ کرام کی مراسیل میں سے ہیں اور اہلِ سنّت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں اور صحابہ کرام کی مراسیل بالاتفاق حجت ہیں۔ محدثین وفقہا نے اس کی جا بجا اپنی کتب میں تصریح کر رکھی ہے بعض ائمہ نے مراسیل صحابہ کرام کے حجت ہونے پر اجماع تک نقل کیا ہے۔

اس پر ہم چند حوالہ جات نقل کر رہے ہیں۔ تا کہ کوئی تفضیلی کسی کو شکوک وشبہات میں مبتلا نہ کر سکے:

1 امام عمر بن علی القزوینی لکھتے ہیں کہ جہاں تک صحابہ کی مراسیل کا تعلق ہے اس کی قبولیت پر سب کا اتفاق ہے۔ (المشیخۃ للقزوینی ص ۱۰۰)

2 امام صلاح الدین الائی نے لکھا ہے کہ مراسیل صحابہ کے قابل حجت ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (تحقیق منیف ج ۱ ص ۴۵)

3 امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ بعض ائمہ کے نزدیک مراسیل صحابہ کے حجت ہونے پر اجماع ہے۔ (الباعث الحثیث، ج ص ۴۹)

4 امام عراقی فرماتے ہیں کہ مراسیل صحابہ کرام کا حکم موصول احادیث کا ہے۔ (شرح التبصرۃ، ج ۱ ص ۲۱۳)

5 امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ مراسیل صحابہ کرام بالاتفاق مقبول ہیں مگر بعض کا اس سے انکار شاذ ہے۔ (النکت ج ۲ ص ۵۴۱)

6 امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مراسیل صحابہ کرام قابل حجت ہیں۔ (فتح المغیث ج ۱ ص ۱۹۳)

7 امام ابوبکر رازی لکھتے ہیں کہ ہمارے اصحاب (احناف کے نزدیک صحابہ کرام اور تابعین کے مراسیل مقبول (قابلِ حجت) ہیں۔ (الفصول فی الاصول ج ۳ ص ۱۴۵)

8 قاضی ابویعلی حنبلی لکھتے ہیں کہ ابوسفیان فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صحابہ کرام اورتابعین کے مراسیل مقبول قابل حجت ہے۔(العدۃ فی اصول الفقہ، ج ۳ ص ۹۹۶۸)

9 امام ابوبکرخطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مراسیل مقبول ہے اور واجب العمل ہے۔(الفقیہ والمتفقہ، ج۱ص۲۴۱)

10 امام ابو اسحاق شیرازی لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مراسیل مقبول ہیں اور واجب العمل ہیں۔ (اللمع في أصول الفقه -الشيرازي ج ۱ ص ۷۳)

11 امام محمد سرخسی لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مراسیل کے قابل حجت ہونے پر علماء میں کوئی اختلاف نہیں۔ (اصول سرخسی ج ۱ ص ۳۶۱)

12 امام ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مراسیل جمہور کے نزدیک مقبول و قابلِ حجت ہیں۔ (روضۃ الناظر وجنۃ المناظر ج ۱ ص ۳۶۳)

13 امام عبدالعزیز بخاری لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مراسیل قابل حجت ہونے پر اجماع ہے۔(کشف الاسرار ج ۳ ص ۲)

14 امام محمد زرکشی لکھتے ہیں کہ جمہور کے نزدیک مراسیل صحابہ کرام مقبول وقابلِ حجت ہیں۔(البحر المحیط ج ۶ ص ۱۷۴)

ہمارے ان دلائل سے روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ مراسیل صحابہ کرام بالاتفاق قابل حجت ہیں۔اور مندرجہ بالا احادیث پر تفضیلیوں کا اعتراض باطل ومردود ہے۔

امام نووی نے اس آیت کے ابو طالب کے بارے نازل ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔(شرح مسلم للنووی ج ۱ ص ۴۰)

اب ہم ان ائمہ تفسیر کے نام اوران کی کتب تفاسیر کے نام نقل کرتے ہیں،جن میں اس آیت کریمہ کا ابوطالب کے حق میں نازل ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

1-	امام ابن کثیر	تفسیر ابن کثیر	ج ۳ ص ۲۹۰

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

-2	امام جلال الدین السیوطی	تفسیر جلالین		ص ۳۹۲
-3	علامہ محمود آلوسی	تفسیر روح المعانی	ج ۲۰	ص ۹۴
-4	امام قرطبی	تفسیر قرطبی	ج ۴	ص ۲۹۹
-5	امام فخر الدین لرازی	تفسیر کبیر	ج ۶	ص ۴۹۹
-6	علامہ اسماعیل حقی	تفسیر روح البیان	ج ۶	ص ۴۳۵
-7	امام جلال الدین سیوطی	تفسیر در منثور	ج ۳	ص ۸۵۳
-8	سیدنا عبداللہ ابن عباس	تفسیر ابن عباس	ج ۲	ص ۱۵
-9	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	تفسیر مظہری	ج ۵	ص ۲۷۶
-10	شاہ عبدالروف نقشبندی	تفسیر رؤوفی	ج ۲	ص ۵۷
-11	ملا معین واعظ کاشفی	تفسیر حسینی قادری	ج ۱	ص ۴۱۵_۴۱۶
-12	امام ابی السعود	تفسیر ابی السعود	ج ۲	ص ۶۱۱
-13	امام خازن	تفسیر خازن	ج ۳	ص ۱۹۵
-14	علامہ نظام الدین نیشاپوری	تفسیر نیشاپوری	ج ۳	ص ۵۳۸
-15	امام بیضاوی	تفسیر بیضاوی	ج ۲	ص ۴۵۶
-16	علامہ ابن حیان اندلسی	تفسیر البحر المحیط	ج ۵	ص ۱۰۷
-17	علامہ الشربینی	تفسیر السراج المنیر	ج ۱	ص ۶۵۷
-18	زمخشری معتزلی	تفسیر الکشاف	ج ۱	ص ۲۰۶
-19	امام ابن جوزی	تفسیر زاد المسیر	ج ۶	ص ۲۳۱
-20	علامہ سمرقندی	تفسیر سمرقندی	ج ۲	ص ۷۷
-21	علامہ بیضاوی	تفسیم التنزیل	ج ۲	ص ۳۳۱
-22	امام واحدی	اسباب النزول		ص ۱۹۹_۵۲۲

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

23-	امام مجاہد	تفسیر مجاہد		ص ۲۰۱
24-	امام ابن جریر طبری	تفسیر طبری	ج ۸	ص ۶۴۱۰
25-	امام نسفی	تفسیر مدارک	ج ۳	ص ۴۳۶
26-	امام عبدالرحمن السلمی	تفسیر السلمی	ج ۲	ص ۱۰۷
27-	سید ابوالحسنات شاہ صاحب	تفسیر الحسنات	ج ۳	ص ۲۷
28-	مفتی احمد یار خاں نعیمی	تفسیر نورالعرفان		ص ۳۲۶
29-	مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب	تفسیر مظہر القرآن	ج ۱	ص ۵۸۶
30-	مولانا غلام رسول سعیدی	تفسیر تبیان القرآن	ج۸	ص ۸۳۹

آیت نمبر (۲):

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۔ (سورۃ توبۃ: ۱۱۳)

''نبی اور ایمان والوں کے لیے روا نہیں کہ مشرکین کے لیے استغفار کریں اگر چہ وہ ان کے قرابت دار ہوں بعد اس کے ان پر ظاہر ہو چکا کہ وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔''

یہ آیت بھی ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ ابو طالب کی موت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دعوت ایمان پیش کی تو اس نے انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے اس وقت تک مغفرت مانگوں گا جب تک روک نہ دیا جاؤں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

حوالہ: (صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۴۸) (صحیح مسلم ج۱ ص ۴۰) (سنن نسائی ج ۱ ص ۴۰) (مسند امام احمد ج۵ ص ۴۳۳) (دلائل النبوۃ للبیھقي ج ۲ ص ۳۴۲) (تفسیر کبیر ج ۴ ص ۵۶) (تفسیر قرطبی ج۸ ص ۲۷۳)

اس آیت کریمہ کے اس شان نزول پر یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ ابو طالب کی موت

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ہجرت سے تین سال پہلے ہوئی ہے اور سورہ توبہ ان سورتوں میں سے ہے۔ جو مدینہ میں آخر میں نازل ہوئیں۔ امام واحدی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت سے استغفار کرتے رہے ہوں حتی کہ مدینہ میں اس سورۃ کے نازل ہونے تک استغفار کرتے رہے ہوں۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے استغفار ترک کر دیا اس جواب کو اکثر اجلہ علماء نے پسند کیا۔ امام رازی اور علامہ آلوسی اور علامہ ابوحفص دمشقی وغیرہم ان میں شامل ہیں۔ (تفسیر کبیر، ج ۱۶ ص ۲۰۸، تفسیر روح المعانی ج ۱۱ ص ۲۳)

علامہ آلوسی نے ایک اور جواب یہ ذکر کیا ہے کہ سورہ توبہ کے مدنی ہونے کا معنی یہ ہے کہ اس کی اکثر اور غالب آیات مدنی ہیں اس لیے اگر یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہو تو وہ سورۃ توبہ کے مدنی ہونے کے منافی نہیں ہے۔ (روح المعانی ج ۱۱ ص ۳۲)

آیت نمبر (۳)

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ.......۔ (سورۂ انعام: ۲۶)

”اور وہ لوگوں کو روکتے ہیں (انہیں ایذا پہنچانے سے) اور خود ان سے دور رہتے ہیں“

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی

حوالہ: (دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۳۴۱)

امام آلوسی، امام ابن کثیر، امام رازی، اور امام قرطبی بھی یہی قول اپنا مختار بتاتے ہیں۔

ابوطالب کے ایمان کے عدم ثبوت پر متعدد احادیث موجود ہیں خوف طوالت کی وجہ سے چند ایک پر اِکتفا کرتے ہیں۔

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوطالب کے متعلق فرمایا کہ قیامت کے دن اس کو میری شفاعت سے فائدہ پہنچے گا کہ اس کو ہلکی آگ میں ڈالا جائے گا۔ جو اس کے ٹخنوں تک ہوگی اس سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔“

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۴۸) (مسلم جلد ج ۱ ص ۱۱۵) (مسند امام احمد ج ۴ ص ۵۵)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۳۴۷) (نسائی شریف ج ا ص ۲۰۳)

"حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ کا ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا اس کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی، اس سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔" (مسلم ج ا ص ۱۱۵) (مسند امام احمد ج ا ص ۲۹۵) (دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۳۴۸)

مزید فرمایا کہ "اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے آخری طبقہ میں ہوگا۔" (بخاری ج ا ص ۵۴۸) (مسلم ج ا ص ۱۱۵) (مسند امام احمد ج ا ص ۲۰۶) (مسند ابی یعلی ج ۲ ص ۳۹۹) (دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۳۴۶)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت مروی ہے۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۷۱) (مسلم ج ا ص ۱۱۵) (ترمذی ج ۲ ص ۹۵) (دارمی ج ۲ ص ۲۴۶) (مسند امام احمد ج ۲ ص ۲۷۲)

حضرت ابو ہریرہ سے بھی یہی مروی ہے۔ (مسند امام احمد ج ۲ ص ۴۳۹)

فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق کے والد حضرت ابو قحافہ، حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک پر بیعت اسلام کرنے لگے تو حضرت صدیق اکبر رونے لگے تو حضور ﷺ کے وجہ پوچھنے پر حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اگر آج میرے والد کی جگہ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب ایمان لے آتے اور اللہ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔ (الاصابۃ ج ا ص ۴۶۷) (شرح شفاء ج ۲ ص ۲۶)

ابو طالب کی موت کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا کہ آپ کا بوڑھا گمراہ چچا حالت کفر میں مر گیا ہے۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ (ابوطالب) مشرک مرا ہے۔ فرمایا جاؤ اس کو دفن کر دو۔

(مسند امام احمد ج ا ص ۱۳۰) (نسائی ج ا ص ۲۰۳) (ابوداود ج ۲ ص ۱۰۳)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

(دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۸۴) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۳ ص ۳۴۷) (السنن لکبری ج ۳ ص ۳۴۸) (نصب الرایۃ ج ۲ ص ۲۹۰) (الاصابۃ ج ۴ ص ۱۱۷) (المنتقی ابن لجارود ص ۱۹۲) (مسند ابوداؤد طیالسی ج ۱ ص ۷۶) (المعجم الاوسط ج ۵ ص ۳۴۰) (البدایۃ والنہایۃ تحت وفات ابی طالب ج ۳) (سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۳۸۵) (المہذب فی الاختصار السنن الکبیر ج ۳ ص ۱۳۳۰) (السنن ابن منصور رقم الحدیث ۱۰۴۱) (کتاب الام ج ۷ ص ۱۵۱) (الاحادیث المختارہ ج ۲ ص ۳۶۲) (الطبقات الکبریٰ ج ۱ ص ۱۲۴) (مسند ابی یعلیٰ ج ۱ ص ۳۳۴) (تلخیص المتشابۃ ج ۲ ص ۶۳۲)

اس روایت کی سند کو امام ذہبی نے حسن متصل قرار دیا ہے۔ (تاریخ الاسلام ج ۱ ص ۹۲۳۵)

امام ابن ملقن نے اس روایت کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ (تحفۃ المحتاج، ج ۲ ص ۲۱)

امام ابن کثیر نے اس روایت کی سند کو (لا باس بہٗ) یعنی اس کی سند میں کچھ حرج نہیں قرار دیا ہے۔ (ارشاد الفقیہ ج ۱ ص ۲۲۱)

اس روایت کی متعدد اسناد ہیں بے شمار محدثین کرام نے اس روایت کو نقل کیا ہے اس روایت کی کسی ایک سند کے منکر ہونے سے اس کی تمام اسانید منکر قرار نہ پائیں گی بلکہ اس روایت کی کئی سندوں کو محدثین نے حسن صحیح قرار دیا ہے لہذا معترضین تفضیلیوں کا اس روایت پر اعتراض ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سید السادات حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی جناب ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں اسی لیے ابو طالب کے فوت ہونے کے بعد اس کے وارث حضرت علی المرتضیٰ نہیں ہوئے بلکہ حضرت علی کے دو بھائی طالب اور عقیل ہوئے۔ کیونکہ یہ دونوں اس وقت مسلمان نہیں تھے۔ (حضرت عقیل بعد میں مسلمان ہو گئے تھے مگر طالب کفر پر ہی مرا) اس لیے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔ (موطا امام مالک، ص ۶۰۵)

ائمہ فقہا کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب کا انتقال کفر پر ہوا۔ (فقہ اکبر ص ۱۰۸)

علامہ علی ابوالحسن علی بن ابی بکر مرغینانی لکھتے ہیں کہ جب کافر مر جائے تو اس کا کوئی مسلمان رشتہ دار موجود ہو تو وہ اس کو غسل دے کفن پہنائے اور دفن کرے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے باپ ابو طالب کے متعلق اسی طرح حکم دیا گیا لیکن اس کو غسل اس طرح دیا جائے جیسے ناپاک کپڑے کو دھویا جاتا ہے اور کسی کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اور اس کے لیے گڑھا کھودا جائے، کفن پہنانے اور لحد بنانے کی سنت کو ملحوظ نہ رکھا جائے اور نہ ہی اس کو گڑھا میں رکھا جائے بلکہ پھینکا جائے۔ (ہدایۃ اولین ص ۱۶۲۔۱۶۱)

علامہ ابراہیم بن محمد حلبی فرماتے ہیں کہ جب ابو طالب کا انتقال ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا گمراہ چچا فوت ہو گیا۔ (غنیۃ المستملی ص ۶۰۳)

علامہ سید احمد الطحطاوی اور علامہ زین الدین ابن نجیم مصری نے بھی اس کے متقارب ہی لکھا ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ج ۲ ص ۲۴۶)

حافظ شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ عبدالمطلب اور ان کے تمام اہل بیت نجات پائیں گے ماسوا ابو طالب کے (اس استثنا میں ابولہب کو بھی شامل کرنا ضروری تھا۔ سعیدی غفرلہ) کہ ان کے متعلق حدیث میں ہے کہ وہ پاؤں تک آگ میں ہے یہ اس کا حال ہے جو کفر پر مرا اور اگر وہ توحید پر مرا ہوتا تو ضرور دوزخ سے نجات پاتا۔ (الاصابۃ ج ا ص ۲۰۱)

نیز حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاروں چچا نے اسلام کا زمانہ پایا ان میں سے دو مسلمان نہیں ہوئے۔ ابو طالب ان کا نام عبدالمناف ہے اور ابولہب اس کا نام عبدالعزیٰ ہے اور دو مسلمان ہوئے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (فتح الباری ج ۵ ص ۷۵)

علامہ شہاب الدین احمد القسطلانی لکھتے ہیں کہ ابو طالب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

کرتا تھااور آپ کی مدد کرتا تھا اور آپ سے طبعی محبت کرتا تھا نہ کہ شرعی محبت بس اس پر تقدیر غالب آ گئی اور وہ ہمیشہ کفر پر رہا اور اللہ ہی کے لیے قوی حجت ہے۔(ارشاد الساری ج ۸ ص ۳۹۸)

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی لکھتے ہیں کہ ابوطالب غیر اسلام پر مرا اگر تم یہ کہو کہ سہیلی نے لکھا ہے کہ وہ اسلام لے آیا تھا تو میں کہوں گا کہ ان کا یہ قول حدیث صحیح کے معارض نہیں ہوسکتا۔(عمدۃ القاری ج ۱۷ ص ۲۴)

ملا علی بن سلطان محمد القاری لکھتے ہیں اہل سنت کے نزدیک ابوطالب مسلمان نہیں ہوا۔(مرقات ج ۹ ص ۳۶۰)

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ حدیث صحیح نے ابوطالب کے کفر کو ثابت کر دیا ہے۔(مدارج النبوت ج ۲ ص ۴۸)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ علماء کا جابجا کفر ابوطالب پر اجماع نقل فرمانا اور اسلام ابوطالب کا قول، مذعومِ روافض فرمانا جس کے نقول اگلے قصوں میں مذکور ومنقول اس حکایت بے سرو پا کے رد کو بس ہے۔(فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۷۱۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ صحابہ کرام جمیع تابعین وتبع تابعین آئمہ مجتہدین تمام فقہا اسلام محدثین کرام مفسرین کرام الغرض تمام اکابر اہلسنت جناب ابوطالب کے عدم ایمان کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا خاتمہ کفر پر ہوا۔ہمیں اختصار مانع ہے اب ہم اکابرین امت کے چند حوالہ جات اس پر نقل کر رہے ہیں۔

(ہدایۃ ج ۱ ص ۱۲۴) (فتح القدیر ج ق ص ۴۶۷) (تبیین الحقائق ص ۲۴۴) (البحر الرائق ج ۱ ص ۱۹۰) (طحطاوی ص ۴۰۱) (نصیب الرایۃ ج ۱ ص ۱۹۰)(غنیۃ المستملی ص ۶۰۳) (المواہب اللدنیۃ ج ۱ ص ۱۸۳)(ارشاد الساری ج ۳۱ ص ۲۱۰۔۲۰۸) (فتح الباری ج ص ۱۹۶) (عمدۃ القاری ج ۲۲ ص ۳۳۹) (زرقانی شرح المواہب ج ۱ ص ۲۹۵) (کنز العمال

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ج ۱۲ ص ۱۵۰) (نسیم الریاض ج ۴ ص ۴۱۴) (فواتح الرحموت ج ۱ ص ۱۵۴۔۱۵۳) (افضل القریٰ ج ۱ ص ۲۲۶) (تاریخ دمشق الکبیر ج ۷۰ ص ۲۲۸) (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۹۰) (مجمع الانہر ج ۵ ص ۲۲۲)

وغیرہ بے شمار کتب اکابرین اہلسنت قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور اقوال فقہا و محدثین سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں اور جو روایات اثبات میں پیش کی جاتی ہیں وہ موضوع ضعیف غیر صریح یعنی کل مخدوش ہیں۔

البتہ ابو طالب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو خدمت کی ہے وہ نا قابلِ فراموش ہے مگر ان خدمات کی بنیاد پر ان کا ایمان ثابت کرنا کسی صورت بھی درست نہیں ہے۔ اگر ابو طالب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفالت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے دستر خوان پر کھانا کھایا تو سرکار موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی پرورش کس کے ہاں ہوئی؟ تو جواب یقینا یہ ہے کہ فرعون کے ہاں ہوئی۔ تو کیا اس سے فرعون کا ایمان ثابت ہو جائے گا۔ تو جواب نفی میں ہے۔ ابو طالب کی خدمات سے سینہ زوری سے ایمان ثابت کرنے والوں کو یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب ابو طالب سے ان کی بیٹی اُم ہانی کا رشتہ اپنے لیے طلب فرمایا تو ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رشتہ دینے کی بجائے اپنی بیٹی اُم ہانی کا نکاح ہبیرہ بن ابی وہب سے کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چچا جان آپ نے اُم ہانی کا ہبیرہ سے نکاح کر دیا اور مجھے محروم کر دیا ابو طالب نے جواب دیا بھتیجے ہم نے ان سے رشتہ کر دیا۔ محسن محسن کے ساتھ برابر کا احسان کرتا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ ج ۲ ص ۱۵۳) (الاصابۃ ج ۸ ص ۳۱۷)، (المستدرک علی الصحیحین، ج ۴، ص ۴۳، رقم ۶۹۶۲، ط دار الکتاب العربی بیروت) (تتمۃ جامع الاصول ص ۷۷۵) (مرقاۃ المفاتیح ج ۲ ص ۱۸۴)

ہمیں تو جناب ابو طالب کی خدمات کا انکار نہیں ہے مگر صرف ان کی خدمات سے ہی ایمان ثابت کرنے والوں کے لیے ضرور لمحہ فکر یہ ہے۔

یاد رہے یہ مسئلہ (ایمان ابو طالب یا عدم ایمان ابو طالب) ضروریاتِ دین میں

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

سے نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم امام المتقین امام احمد رضا خاں بریلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ پر قلم اٹھایا۔ رسالہ شرح المطالب میں تحقیق کا حق ادا کر دیا یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ کی جلد نمبر 29 میں مطبوعہ ہے۔ اس رسالہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔

جب بعد میں پاکستان میں اس حوالے سے فتنہ پھیلایا گیا تو اجلاء علمائے کرام نے اس فتنے کو فرو کرنے کے لیے اپنی مواہیرِ تصدیق و تائید ثابت فرما کر کے اس رسالے کی دوبارہ اشاعت کی، جن میں سے کچھ نمایاں ہستیوں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات سید احمد قادری صاحب علیہ الرحمۃ۔

شارح بخاری سید محمود احمد رضوی صاحب علیہ الرحمۃ۔

شیخ الحدیث سید جلال الدین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ۔

حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری علیہ الرحمۃ۔

حضرت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ آف سانگلہ ہِل۔

حضرت علامہ مفتی ابوالفضل غلام علی اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ

مفتی محمد احسان الحق قادری صاحب علیہ الرحمۃ

مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی صاحب علیہ الرحمۃ

مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ

ایک شبہ کا ازالہ:

اس بحث میں ایک شبہ کا ازالہ بھی ضروری ہے علامہ شیخ زینی دحلان مکی کے نام سے بعض لوگ عامۃ الناس کو دھوکا دیتے ہیں۔ جبکہ انہوں نے اپنی کتاب السیرت النبویہ میں جناب ابوطالب کا خاتمہ کفر پر ہونا ثابت کیا اور ایمان ابی طالب کے موقف کو شیعہ کا

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

عقیدہ قرار دیا ہے اور اپنی دوسری کتاب اسنی المطالب میں جا بجا لکھا ہے کہ جناب ابو طالب احکام دنیاوی کے اعتبار سے کافر ہی ہیں۔

پیرانِ پیر حضور سیدنا غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب ابو طالب کے مرنے کا وقت آیا اور دنیا چھوڑنے کے آثار نمودار ہونے لگے تو اس کے پاس سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے ایمان لانے اور توحید کا اقرار کرنے کا اہتمام لے کر تشریف لائے۔ آپ نے اسے کہا اے چچا صرف ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہہ دو میں اپنے رب کے حضور تیرے بارے میں گفتگو کروں گا اور اِس کلمہ کی برکت سے تجھے مشرکین کی حمایت سے نکال لوں گا ابو طالب کہنے لگا! اے بھتیجے خدا کی قسم میں مانتا ہوں کہ تو جو کچھ لے کر آیا ہے، اس میں تو صادق ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ یوں کہا جائے۔ ابو طالب موت کے وقت کمزور اور ڈرپوک ہو گیا تو اس وقت اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ جس میں اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ادب کی تعلیم دی اور جس چیز کے وصول کی معرفت نہ ہو، اس کی طلب سے روکا ارشاد فرمایا: ''اے اکمل الرسل! آپ شدید حرص اور اہتمام کے باوجود حق کے راستہ کی ہدایت اور ارشاد اور توحید کے راستہ کی طرف ہر اس شخص کو نہیں لا سکتے جسے آپ پسند کریں۔ اور اس کے ایمان لانے کا ارادہ کریں لیکن اللہ تعالی جو اپنے بندوں کی استعدادات پر مطلع ہے وہ ہدایت دیتا ہے اور دین اسلام کی اطاعت اور ایمان کی توفیق بخشتا ہے اور جسے وہ ہدایت دینا چاہتا ہو۔'' (تفسیر جیلانی عربی ج ۴ ص ۱۸۹،)تفسیر غوث جیلانی مترجم اردو ج ۲ ص ۲۴۱، ۶۴)

حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اپنی دوسری کتاب غنیّۃ الطالبین میں لکھتے ہیں کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت کو اسلام کی دعوت دی۔ ارشاد باری تعالیٰ آپ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیں۔ لہٰذا آپ کے ذمے دعوت دینا ہے، منزل پر پہنچا دینا آپ کا فرض نہیں، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''مجھے ہادی بنا کر بھیجا گیا ہے یعنی راہ دکھانے والا نہ کہ اس پر چلانے والا بنایا گیا ہے اور

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ابلیس کو گمراہ کرنے والا بنایا گیا ہے یعنی گمراہی دکھانے والا نہ زبردستی اس پہ چلانے والا بلکہ ہدایت وگمراہی صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔" ارشاد قرآن ہے: "اے نبی جسے تو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا البتہ اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کے لیے ہدایت کی دعا مانگی مگر اللہ تعالی نے آپ کی دعا قبول نہ فرمائی جبکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کو ہدایت سے نواز دیا گیا گویا اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ آپ کے ذمے دعوت دینا ہے۔(غنیۃ الطالبین عربی ج ۲ ص ۱۳۱) (غنیۃ الطالبین اردو مترجم ص ۴۱۵۔۴۱۴)

حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ان دو عبارات سے ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک جناب ابو طالب کا ایمان لانا ثابت نہیں۔

امام الاولیا سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ "استدلال پر تکیہ کرنے والے ابو طالب سے زیادہ صاحبِ فہم نہیں ہو سکتے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی راہ نما نہیں ہوسکتا۔ مگر چونکہ ابو طالب کی شقاوت کا حکم لگ چکا تھا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ نمائی سے مستفید نہ ہوسکا۔" (کشف المحجوب فارسی، ص ۲۰۹) (کشف المحجوب مترجم اردو ص ۱۷۳)

حضور سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی جناب ابو طالب کا ایمان لانا ثابت نہیں۔

سند الاولیاء آقائے چشت اہلِ بہشت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہاں سے ابو طالب کی حکایت شروع ہوئی۔ جب وہ بیمار ہوئے تو پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پاس جا کر فرمایا کہ آپ ایک مرتبہ تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہو جائیں، خواہ زبان سے، خواہ دل سے۔ تاکہ میں اللہ تعالیٰ کو کہہ سکوں کہ ایمان لائے۔ بہت سمجھایا لیکن کچھ اثر نہ ہوا، اسی طرح کفر کی حالت میں فوت ہوگیا۔ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا چچا گمراہی میں مرا ہے۔ فرمایا اسے غسل دو، کفن میں لپیٹ کر بغیر لحد اوپر سے گرا دو۔ یعنی اسے خاص

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

وضع سے نہ رکھو۔ (فوائد الفؤاد فارسی ص ۱۳۵)(فوائد الفؤاد مترجم اردو ص ۱۴۹)

تاجدارِ سیال شریف خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد خواجہ سلیمان تونسوی پیر پٹھان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت کوشش کی کہ میرا چچا ابوطالب ایمان لے آئے اور ابوطالب سے فرمایا کہ آپ میرے کان میں کہہ دو کہ آپ پیغمبر برحق ہیں۔ میں قیامت کے دن تمہارا ایک ہی گواہ تمہارے ایمان کے لیے کافی ہوں گا۔ ابوطالب نے کہا مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ کہیں گے کہ اپنے برادرزاد کے تابع ہو گیا۔ اور اس پر ایمان لے آئے۔ میں نے اس عار کی وجہ سے دوزخ کو اختیار کیا۔ (نافع السالکین فارسی ص ۱۵۱۔ نافع السالکین اردو مترجم ص ۲۹۹۔ سیرت خواجہ سلیمان تونسوی ص ۱۳۲)

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر فرمایا کہ جس رات آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش ہونے والی تھی اسی رات جناب ابوطالب نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے آسمان سے روشن مشعل لے کر عبداللہ (والد بزرگوار رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے گھر آئے ہیں اور قبیلہ قریش کے آدمی اور پڑوسی جن کی قسمت میں اسلام تھا اس مشعل سے اپنے اپنے چراغ روشن کر رہے ہیں اور اپنے اپنے گھروں میں لے جا رہے ہیں۔ میں نے اپنا چراغ اس مشعل سے روشن کرنے کی بہت کوشش کی مگر مشعل مجھ سے دور ہٹتی گئی اور میرا چراغ روشن نہ ہوا آخر جب میں بیدار ہوا تو سنا کہ عبداللہ کہ گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔

پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ابوطالب نے جو ممکن تھا کیا لیکن چونکہ ان کی قسمت میں اسلام نہ تھا، اس لیے اس نعمت سے محروم رہے۔ بعد ازاں فرمایا کہ ابتدا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتری کی کوشش کی کہ ابوطالب اسلام لائیں، لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ تھی وہ کوشش بے فائدہ گئی۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک روز آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ایک کوچہ میں ابوطالب سے ہوئی تو فرمایا کہ اے چچا آپ ایک مرتبہ میری پیغمبری کا اقرار کریں تا کہ قیامت کے دن دوزخ سے آپ کی رہائی کی دلیل میرے پاس ہو

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

جائے۔ابو طالب نے بہتیری کوشش کی کہ کہے لیکن نہ کہہ سکے اور کہا کہ اے جانِ غم میں کلمہ طیب کہنا چاہتا ہوں تو لاکھوں تالے میرے منہ پہ لگ جاتے ہیں جن کی گرانی کی وجہ سے میں نہیں کہہ سکتا۔(افضل الفوائد فارسی حصہ اول ص ۹۲)(افضل الفوائد اردو مترجم حصہ اول ص ۱۰۰)

سر تاج نقشبند امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کے پیرومرشد حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو طالب کے حق میں کس قدر تصرفات کیے اور کس قدر معجزے دکھائے حالانکہ بچپن ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے دیکھتا رہا تھا۔لیکن چونکہ فی مابین میں مناسبت نہ ہی تھی۔ کچھ فائدہ نہ ہوا اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ...۔(سورۃ القصص:۵۶)(یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس کو تو چاہے ہدایت نہیں دے سکتا ہاں اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے۔
(مکتوبات شریف حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی علیہ الرحمۃ ص ۵۲۔۵۱)

حضرت مخدوم جہاں شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری قدس سرہ فرماتے ہیں کہ "مجلس شریف میں ذکر ایسے کفارِ عرب کا آ گیا جو رسولِ خدا کو پیغمبر برحق جان کر بھی ایمان نہ لائے۔حضرت مخدوم جہان عظمۃ اللہ نے فرمایا کہ اہلِ عرب سردار قوم اور مال و دولت عزت و آبرو میں یکتائے روزگار تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش یتیمی کے سبب سے ابو طالب نے کی۔اس لیے وہ لوگ آپ کو پوس پالک سمجھتے تھے۔ایک بے مادرو پدر اور پروردہ ابو طالب جانتے تھے، ایسی شخصیت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ان کے لیے عار تھا۔دل میں پیغمبر سمجھنے پر بھی زبان پر یہ بات نہ لاتے تھے کیونکہ اگر زبان پر لاتے ہیں تو پھر ایمان لانے میں عذر کہاں باقی رہ جاتا ہے،اور ایمان لاتے تو آباؤ اجداد کے دین سے پھرنا پڑتا یہ بات ان کے خیال میں بڑے ننگ و عار کی تھی کہ اپنے گھر کا عزیز (اپنے باپ دادا کے دین سے) پھرادے اور ہم پھر جائیں،خود ابو طالب کے بارے میں مشہور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں تھے اور باآواز بلند قرآن پڑھ رہے تھے اور ابو طالب آپ کے

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑے تھے اور زار و قطار رو رہے تھے، کچھ لوگ یہ حال دیکھ رہے تھے ان لوگوں نے پوچھا کہ جب ایسا جانتے ہو اور دیکھتے ہو تو پھر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ننگ و عار کی وجہ سے نار یعنی ہم نے دوزخ قبول کیا۔ (معدن المعانی ص ۴۶۔۴۵)

حضرت مخدوم جہانِ شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری قدس سرہ دوسری کتاب میں فرماتے ہیں کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ خواہش تھی اور آپ کو اس بات کا شغف تھا کہ ابو طالب مومنوں میں سے ہوتے آپ بارہا دعا میں مشغول ہوتے کہ اے خدا! انہیں ایمان عطا فرما۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعا حد سے زیادہ ہوئی تو جبریل علیہ السلام آئے اور دوست کی جانب سے یہ پیغام لائے کہ اللہ فرماتا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ وہ کافر رہے اور آپ چاہتے ہیں کہ وہ مومن ہو جائیں۔ اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کو اپنی خواہش کے مقابلے میں میری خواہش کا پاس ہونا چاہیے۔ وہ شقی ہیں نتیجتاً کافر جائیں گے۔ جب سعادت ان کے حصے میں نہیں تو مومن کیسے ہو سکتے ہیں۔ (مونس المریدین مترجم ص ۶۲)

سلطان التارکین حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا ابو طالب نے حالت کفر میں انتقال کیا۔ (لطائف اشرفی فارسی حصہ دوم ص ۳۱۵)

تاجدار سیال شریف خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد خواجہ سلیمان تونسوی پیر پٹھان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہت کوشش کی کہ میرا چچا ابو طالب ایمان لائے اور ابو طالب سے فرمایا کہ آپ میرے کان میں کہہ دو کہ آپ پیغمبر برحق ہیں، میں قیامت کے دن تمہارا ایک ہی گواہ تمہارے ایمان کے لیے کافی ہوں گا۔ ابو طالب نے کہا مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ کہیں گے کہ اپنے برادر زاد کے تابع ہو گیا۔ اور اس پر ایمان لے آئے۔ میں نے اس عار کی وجہ سے دوزخ کو اختیار کیا۔ **اخترت النار علی العار**۔ (نافع السالکین فارسی ص ۱۵۱) (نافع السالکین اردو مترجم ص ۲۹۹) (سیرت خواجہ سلیمان تونسوی ص ۱۳۲)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حجۃ السلام امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو ابولہب اور ابو طالب نے دیکھا، صحبت بھی اٹھائی، قرابت بھی تھی مگر ان دونوں کو کچھ نفع نہیں پہنچا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۴۰)

حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ اپنی دوسری کتاب میں فرماتے ہیں کہ "ابو طالب خلاف مرضی شرک پر قائم رہا اور اپنے آبا کے دین سے چمٹا رہا ان کا سایہ عاطفت ہے کہ وہ اپنے بھتیجے پر مہربان تھے۔ (فقہ السیرۃ عربی ص ۱۰۳)

تاج الاصفیاء شیخ محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ اگر ہمّت (ارادے) کوئی (ذاتی) اثر ہوتا اور وہ ضروری ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ہمّت (ارادہ) میں کوئی ایک بھی اکمل، اعلیٰ اور اقویٰ (زیادہ قوی) نہیں تھا، اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ارادہ ایمان ابی طالب کو ترجیح نہیں دی گئی۔ اسی بارے میں آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ (فصوص الحکم عربی ص ۱۳۰) شیخ ابن عربی نے اپنی دوسری کتاب فتوحات مکیہ [جلد ۷، باب ۵۳۶ ص ۳۲۹] میں ابو طالب کا خاتمہ کفر پر ہونا لکھا ہے۔

تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے چچے اور پھوپھیاں، حارث، قثم، زبیر، حمزہ رضی اللہ عنہ، عباس رضی اللہ عنہ، ابو طالب، عبدالکعب، حجل، ضرار، غیداق، ابولہب، صفیہ رضی اللہ عنہا، عاتکہ، اروی، اُمّ حکیم، برّہ امیمہ اس جماعت میں سے حضرت حمزہ، عباس، حضرت صفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، علیہن ایمان لائے۔ (سیرت نبویہ از افاداتِ مہریہ ص ۲۳) (تحقیق الحق ص ۱۵۳)

عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حضرت علامہ مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے چچا ابو طالب کے صاحبِ ایمان ہونے سے انکار کیا ہے اور شیعہ کے عقیدہ کے برعکس ان کو کافر قرار دیا ہے، اور ان لوگوں کے فساد عقیدہ کو ثابت کیا ہے جو رسالت مقدس کے درخت کی شاخیں تو تھیں مگر انہیں ایمان کا پھل نہ لگ سکا اور اسی طرح ابو طالب اور ابولہب کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ (سلسلۃ الذہب ص ۲۰۰)

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

معروف چشتی بزرگ میر عبدالواحد بلگرامی لکھتے ہیں کہ میرے بھائی اگرچہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل وشرف کے کمالات، اہل معرفت کے دلوں میں نہیں سما سکتے اوران کے سچے دوستوں کے نہاں خانوں میں منزل نہیں بنا سکتے اس کے باوجود ان کے ان نسب والوں میں اپنا کامل اثر نہیں دکھا سکتے خواہ وہ آباؤ اجداد ہوں یا اولاد ہوں چنانچہ ابوطالب میں اس نسب نے کوئی اثر نہیں لیا۔ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بارے میں بلیغ کوشش فرماتے رہے لیکن چونکہ خدائے قدوس جل وعلا نے ان کے دل پر روز اول ہی سے مُہر لگا دی تھی لہذا جواب دیا (اخترت النار علی العار یعنی میں عار پر نار کو ترجیح دیتا ہوں)

جیسا کہ مشہور ہے منقول ہے کہ جب ابوطالب کا انتقال ہوا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچائی کہ (مات عمّك الضالّ) حضور کے گمراہ چچا کا انتقال ہو گیا ہے۔ کبھی ایسے گوہر پیدا کرنے والے گھرانہ میں ابوطالب جیسے کو (خالق بے نیاز) پتھر پھینکنے والا بنا دیتا ہے۔ (سبع سنابل فارسی ص ۲۷) (مترجم اردو ص ۹۰)

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے قریب بھی ابوطالب کا ایمان ثابت نہیں۔ (سرور المحزون فارسی ص ۲۰، ۲۱)

حضرت مولانا روم صاحب مثنوی کے نزدیک ابوطالب نے لوگوں کے طعن وتشنیع کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کیا۔ (مثنوی مولوی معنوی ج ۶ ص ۳۳، ۳۲)

رئیس العارفین محب النبی حضرت فخر الدین چشتی نظامی دہلوی لکھتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابوطالب کافر مرے۔ (نظام العقائد فارسی ص ۴۴)

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان ائمہ دین وعلمائے معتمدین کے ذکر اسمائے طیبہ میں جنھوں نے کفر ابی طالب کی تصریح وتصحیح فرمائی:

فمن الصحابہ:

امیر المومنین صدیق اکبر، امیر المومنین فاروق اعظم، امیر المومنین علی المرتضیٰ،

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

حَبرالامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس، حافظ الصحابہ سیدنا ابو ہریرہ، صحابی ابن الصحابی سیدنا مسیب بن حزن قریشی مخزومی، حضرت سیدنا عباس عم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری، سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق، سیدنا انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیدتنا ام المومنین اُم سلمہ۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔

ومن التابعین:

آدم آل عبا زین العابدین علی بن حسین بن علی المرتضیٰ، امام عطاء بن ابی رباح استاذ سیدنا الامام الاعظم، امام محمد بن کعب قرظی، سعید بن محمد ابوالسفر تابعی، امام الائمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ، (رحمہم اللہ تعالیٰ)۔

ومن تبع تابعین:

عالم المدینہ امام دارالہجرۃ سیدنا امام مالک، محرر المذہب مرجع الدنیا فی الفقہ والعلم سیدنا امام محمد، امام التفسیر مقاتل بلخی، خلیفۃ المسلمین امام ابوجعفر منصور نبیرزادہ عم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (رحمہم اللہ تعالیٰ)

ومن اتباع التبع ومن یلیھم:

ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام اجل ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، امام عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی، امام ابوعبداللہ بن یزید ابن ماجہ قزوینی، (رحمہم اللہ تعالیٰ)

وممن بعدہم من المفسرین:

امام محی السنہ ابومحمد حسین بن مسعود فراء بغوی، امام ابوالاسحاق زجاج ابراہیم بن السری، جاراللہ محمود بن عمر خوارزمی زمخشری، ابوالحسن علی بن واحدی نیشاپوری، امام اجل محمد بن عمر فخر الدین رازی، قاضی القضاۃ شہاب الدین بن خلیل، علامہ قطب الدین محمد بن مسعود بن محمود بن ابی الفتح سیرافی شفار، امام ناصرالدین ابوسعید عبداللہ بن عمر بیضاوی، امام علامۃ الوجود مفتی ممالک رومیہ ابوالسعود بن محمد عمادی، علامہ علاؤالدین علی بن ابراہیم بغدادی، امام جلال الدین محمد بن احمد محلی، علامہ سلیمان جمل وغیرہم۔

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

ومن المحدثین والشارحین:

امام احمد بن حسین بیہقی، حافظ الشان ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبتہ اللہ دمشقی معروف بابن عساکر، امام ابوالحسن علی بن خلف معروف بابن بطال، امام ابوالقاسم عبدالرحمن سہیلی، امام حافظ الحدیث علامہ الفقہ ابوزکریا یحیٰ بن شرف نووی، امام ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی، امام ابوالسعادات مبارک بن محمد بن ابی الکرم معروف بابن اثیر جزری، امام جلیل محب الدین احمد بن عبداللہ الطبری، امام شرف الدین حسن بن محمد طیبی، امام شمس الدین محمد بن یوسف بن علی کرمانی شارح صحیح بخاری، علامہ مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی، امام حافظ الشان ابوالفضل شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی، امام جلیل بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی، امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ادریس قرافی، امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین ابوالفضل عبدالرحمن ابی بکر سیوطی، امام شہاب الدین ابوالعباس احمد بن خطیب قسطلانی، علامہ عبدالرحمن بن علی شیبانی، علامہ قاضی حسین بن محمد بن حسین دیار بکری مکی، مولانا علی بن سلطان محمد قاری، علامہ زین العابدین عبدالرؤف محمد شمس الدین مناوی، امام شہاب الدین احمد بن حجر مکی، شیخ تقی الدین احمد بن علی مقریزی اخباری، سید جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی، امام عارف باللہ سیدی علی بن حسام الدین متقی مکی، علامہ شہاب الدین احمد خفاجی شارح شفا، علامہ علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم عزیزی، علامہ محمد حفنی محشی افضل القریٰ، علامہ طاہر فتنی صاحب مجمع بحار الانوار، شیخ محقق مولانا عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی، علامہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف زرقانی، فاضل محمد بن علی بن صبان مصری وغیرہم

ومن الفقہاء والاصولین:

امام اجل شیخ الاسلام علی بن ابی بکر برہان الدین فرغانی صاحب ہدایہ، امام ابوالابرکات عبداللہ بن احمد حافظ الدین نسفی صاحب کنز، امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام، امام اجلال الدین کرلالی صاحب کفایہ، امام محقق محمد بن محمد بن محمد ابن امیر

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

الحاج حلبی، امام ابراہیم بن موسیٰ طرابلسی مصری، علامہ ابراہیم بن محمد حلبی شارح منیہ، علامہ سعدالدین مسعود بن عمر تفتازانی، علامہ محقق زین بن نجیم مصری صاحب بحر الرائق، ملک العلماء بحر العلوم عبدالعلی محمد لکھنوی، علامہ سید احمد مصری طحطاوی، علامہ سید محمد افندی ابن عابدین شامی وغیرہم۔ (ملخّص از شرح المطالب)

قارئین کرام! جناب ابوطالب کے متعلق اہل سنت و جماعت کا عقیدہ با دلائل ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے کہ جناب ابوطالب کا ایمان لانا ہرگز ثابت نہیں ہے ان کا خاتمہ حالت کفر میں ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، محدثین کرام اور اولیا کرام سب کا یہی عقیدہ تھا۔مگر بدقسمتی سے اس پرفتن دور میں اہل سنت کا نام استعمال کرنے والے کئی جعلی پیر اور مولوی جناب ابوطالب کا نہ صرف ایمان ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں بلکہ یہاں تک کہتے پھرتے ہیں کہ جو ابو طالب کا ایمان نہ مانے وہ خود بھی مومن نہیں ہے۔ وہ لعنتی ہے اور دشمن اہل بیت ہے(**نعوذبالله من ذالك**)

خدارا انصاف کیجیے! کیا ان لوگوں نے ایک ہی جملے میں ان تمام اکابرین امت کو کافر نہیں کہہ دیا؟

ہم نے تو مجبوراً دلائل کے ساتھ اہل سنت کا موقف اس بارے میں بیان کر دیا تا کہ کوئی شخص شکوک وشبہات میں مبتلا نہ رہے۔ جو لوگ امت کے ان تمام اکابر پر تبرّ ا کر رہے ہیں ان کو دشمن اہل بیت نجانے کیا کیا افواہ بک رہے ہیں یقیناً ایسے لوگوں کا اہلِ سنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ ہی ان کو امام بنانا جائز ہے اور نہ ان کی بیعت جائز ہے۔

جناب ابوطالب کے عدم ایمان پر کتب شیعہ سے ثبوت :

شیعہ کی مشہور کتاب کشف الغُمّہ میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ طلب کرتے وقت عرض کیا کہ یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

طالب اور اپنی چچی فاطمہ بنت اسد سے مجھے لیا اور اپنی غذا میں سے مجھے غذا کھلائی میں نے شفقت ومحبت میں ان دونوں سے آپ کو افضل پایا۔اللہ تعالی نے آپ کے ہاتھوں پر مجھے ہدایت فرمائی اور مجھے اس شرک سے بچالیا جس پر میرے آبا (ابو طالب) اور چچا تھے۔(کشف الغمۃ،ج ا ص ۳۵۵)

شیعہ کے مشہور مجتہد ابو جعفر طوسی نے لکھا ہے کہ حضرت امام حسن نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت تو مشرک کو بھی فائدہ دیتی ہے۔تو مومن کو بدرجہ اولیٰ فائدہ دے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کی موت کے وقت ان سے فرمایا کہ چچا تم ایک کلمہ (لا الہ الا اللہ) کہہ لو اس کے ذریعے میں قیامت کے دن تمہاری شفاعت کروں گا۔(الامالی للطوسی ص ۵۶۶)

امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ ابو طالب نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا۔
(اصول الکافی ا ص ۲۳۱)

قارئین کرام ہم نے بطور الزام شیعہ کتب کے چند حوالہ جات بھی درج کر دیے ہیں۔جن سے جناب ابو طالب کا ظاہری طور پر تو کفر وشرک ہی ظاہر ہوتا ہے۔ باقی ہمارے موقف کے دلائل اوپر کتب اہل سنت سے تفصیلاً درج کر دیے ہیں۔

چند شبہات اور ان کے جوابات:

شبہ اوّل: تفضیلی ٹولہ ایمان ابی طالب کی اس بات پر سیرت ابن اسحاق سے یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ ابو طالب اسلام میں فوت ہوئے عباس بن عبد المطلب نے کہا اے میرے بھتیجے میرے بھائی نے وہ کلمہ پڑھ لیا جس کو پڑھنے کا انہیں حکم دیا تھا۔

جواب: سب سے پہلے تو ہم اصل عبارت کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں اس کے بعد اس کے جواب میں اپنی معروضات پیش کریں گے:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طالب کی بیماری کے ایام میں اس کے پاس گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ پڑھیے۔میں اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کی

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

شفاعت کروں گا۔ ابوطالب نے کہا اے بھتیجے اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میرے بعد تمھیں اور تمھارے اہل بیت کو یہ طعنہ دیا جائے گا کہ میں نے موت کی تکلیف سے گھبرا کر یہ کلمہ پڑھا ہے تو میں یہ کلمہ پڑھ لیتا۔ اور میں صرف تمھاری خوشنودی کے لیے کلمہ پڑھتا جب ابو طالب کی طبیعت زیادہ بگڑی تو اس کے ہونٹ ہلتے ہوئے دیکھے گئے۔ عباس نے ان کا کلام سننے کے لیے اپنے کان ان کے ہونٹوں سے لگائے پھر عباس نے اپنا سر اوپر اُٹھا کر کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک اللہ کی قسم اس نے وہ کلمہ پڑھ لیا ہے جس کا آپ نے ان سے سوال کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا۔ (سیرت ابن اسحاق ج ۱ ص ۲۳۸)

جوابی معروضات:

اوّل تو یہ روایت، ان احادیثِ صحیحہ کے خلاف ہے جو کہ بخاری و مسلم سمیت بے شمار کتب حدیث میں موجود ہیں۔

دوسرا یہ کہ اس وقت حضرت عباس نے ابھی تک خود اسلام قبول نہیں کیا تھا تو پھر ان کا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے؟

تیسرا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا کہ میں نے نہیں سنا۔ یہ روایت خود حضرت عباس سرکار رضی اللہ عنہ کی صحیح روایت کے خلاف ہے جو کہ بخاری و مسلم میں موجود ہے۔

نیز امام بیہقی اس (سیرت ابن اسحاق والی) روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس روایت کی سند منقطع ہے اور حضرت عباس جو اس حدیث کے راوی ہیں اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اور مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوطالب کی عاقبت کے بارے سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوطالب کو بھی کچھ نفع دیا؟ وہ آپ کا غم خوار طرفدار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ ٹخنوں تک آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے آخری طبقہ میں ہوتا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

نے روایت کیا ہے۔(صحیح البخاری رقم الحدیث ۳۸۸۳۔۶۲۰۸)،(صحیح المسلم رقم الحدیث ۲۰۹) اور یہ ضعیف روایت اس صحیح حدیث سے تصادم کی قوت نہیں رکھتی۔(دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۳۴۶)

علامہ ابوعبداللہ محمد دشتانی ابی مالکی لکھتے ہیں کہ ابوطالب کا خاتمہ شرک پر ہوا۔ سہیلی نے کہا ہے کہ میں نے مسعودی کی بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ ابوطالب کی موت ایمان پر ہوئی لیکن یہ قرآن مجید کی ان آیات اور احادیث کی وجہ سے ہے جو اس باب میں مذکور ہیں۔(الروض الانف ج ۲ ص ۲۲۶)

(یادرہے: فتاویٰ رضویہ جلد ۲۹، ص ۷۰۰ پر لکھا ہے: اقول: علاوہ بریں اگر یہ مسعودی علی بن حسین صاحبِ مروج ہے تو خود رافضی ہے اس کی کتاب مروج الذہب خلفائے کرام وصحابہ عظام عشرہ مبشرہ وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر صریح تبرّا سے جابجا آلودہ وملوث ہے۔لوط بن یحیٰی ابومخنف رافضی خبیث ہالک کے اقوال ونقول بکثرت لاتا ہے جس کے مردودو تالف ہونے پر ائمہ جرح وتعدیل کا اجماع ہے۔اسی طرح اور رفاض و فساق وہالکین کے اخبار پر اس کی کتاب کا مدار ہے جیسا کہ اس کے مطالعہ سے واضح و آشکار ہے،فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اپنے نسخہ مروج الذھب کے ہامش پر اِس کی تنبیہ لکھ دی ہے۔)

علامہ محمود آلوسی نے ابن اسحاق کی اس روایت سے ایمان ابی طالب کہ اس بات پر شیعہ کے استدلال کا شدومد سے رد کیا ہے۔(روح المعانی ج ۱۱ ص ۴۹۔۴۸)

علامہ زینی دحلان مکی نے بھی ابن اسحاق والی اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (السیرت النبویہ ج ۱ ص ۸۸)

شبہ دوم: شیعہ تفضیلی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جناب ابو طالب کو زندہ کیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔

جواب: یہ روایت بے سند ہے اور موضوع من گھڑت ہے۔امام شہاب الدین

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

خفاجی لکھتے ہیں کہ بہت عجیب وغریب باتوں میں سے یہ عبارت ہے جس کو بعض علما نے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے والدین کی طرح ابو طالب کو بھی نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے زندہ کیا کہ وہ موت کے بعد زندہ ہو کر اسلام سے مشرف ہوئے، میرا گمان ہے کہ یہ شیعوں کی من گھڑت روایت ہے۔(نسیم الریاض ج ا ص ۲۱۰)

محدث جلیل امام سیوطی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں بعض حفاظ نے (احیاء ابوین) والی حدیث کی اس قاعدے سے بھی تائید کی ہے جس قاعدہ پر تمام امت کا اتفاق ہے۔ کہ جو معجزہ یا خاص بات کسی نبی کو عطا ہوتی ہے۔اس کے مثل ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو بھی عطا ہوئی اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے عیسی علیہ السلام کی لیے قبروں سے مردوں کو اٹھایا پھر ضروری ہوا کہ ایسا ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لیے بھی ہوا ہو۔سوائے واقعہ (احیاء ابوین) کے اور کوئی ایسا قصہ مروی نہیں ہے۔(الدرج المنیفۃ ص ۷)

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن وحدیث اور بزرگانِ دین کے اقوال سے خُوب روشن ہو گیا کہ سلفًا خلفًا جمہور اہل سنت کا یہی موقف رہا کہ ابو طالب کا ایمان ثابت نہیں، نیز یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ یہ مسئلہ ضروریات دین سے نہیں کہ خواہ مخواہ اس کو موضوع بحث بنا کر اپنے پوشیدہ ناپاک عزائم کے سامنے اس مسئلہ کو ڈھال بنا کر عظیم ہستیوں کے خلاف زبان طعن دراز کی جائے، مزید یہ کہ کفر ابوجہل وابولھب اور کفرِ ابو طالب یکساں نہیں اور نہ طرفین کے کفر کا ثُبوت ایک جیسا ہے۔ چنانچہ مسئلہ اس نوعیت کا نہیں کہ قائل ایمان ابی طالب پر صرف اس وجہ سے کوئی سخت حکم لگا دیا جائے مگر جب اس بارے میں ہم سے سوال ہوگا تو ہم ضرور یہ کہیں کہ قائلین ایمان ابی طالب والوں کا قول خطا ہے اور ہمارا موقف ان مذکورہ دلائل کی روشنی میں صواب اور درست ہے۔۔واللہ تعالیٰ اعلم

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar

KhatameNabuwat.Ahlesunnat.com

Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar